پاکستان پیپلز پارٹی کی جانب سے گلگت بلتستان میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت کے ایک سال چار مہینوں کی بدترین کارکردگی کے چند ایک حقائق وائٹ پیپر کی صورت میں

آئینی حقوق کا اعلان

گلگت بلتستان قانون ساز اسمبلی کے الیکشن 2015 سے قبل ماہ اپریل میں میاں نواز شریف صاحب نے گلگت بلتستان کا دورہ کیا۔ الیکشن میں کامیابی حاصل کرنے لالک جان سٹیڈیم جوٹیال میں عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے گلگت بلتستان کے عوام کا دیرینہ مطالبہ آئینی حقوق کے حوالے سے اعلان کیا کہ گلگت بلتستان کے عوام کو آئینی حقوق دینگے۔

لیکن موجودہ حکومت کا مذکورہ اعلان جھوٹا ثابت ہوا۔ میاں صاحب کا آئینی حقوق دینے کا اعلان محض عوامی جذبات سے کھیل کر عوام سے ووٹ حاصل کرنا تھا۔ جس میں مسلم لیگ ن کی قیادت کامیاب ہوئی۔ لیکن گلگت بلتستان کے عوام کے ساتھ دھوکہ ہوا۔ آئینی حقوق کے حوالے سے سرتاج عزیز کی سربراہی میں کمیٹی بنی۔ مذکورہ کمیٹی نے گلگت بلتستان کے عوام کو قومی اسمبلی اور سینٹ میں تالیاں بجانے والا سٹیٹس دینے کی سفارش کی ہے۔ جو نا قابل فہم نا قابل قبول فیصلہ ہے۔

41ارب روپے مالیاتی ترقیاتی پیکج کا اعلان

میاں نواز شریف صاحب نے لالک جان سٹیڈیم میں عوام کے روبرو 41ارب روپے کے مالیاتی ترقیاتی پیکج کا اعلان کیا تھا۔ لیکن دو سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود مذکورہ 41ارب روپوں میں سے ایک روپیہ بھی گلگت بلتستان منتقل نہیں ہوا۔ میاں صاحب نے مذکورہ اعلان کے نتیجے میں گلگت بلتستان کے عوام کا ووٹ حاصل کیا لیکن گلگت بلتستان کے غریب عوام کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہوئے۔

سکردو روڑ کا اعلان

میاں صاحب نے الیکشن سے قبل محض بلتستان کے عوام سے ووٹ حاصل کرنے کی غرض سے گلگت سکردو روڈ کا افتتاح کیا۔ ووٹ حاصل کرنے کے بعد سکردو روڑ کا ٹینڈر منسوخ کیا لیکن تاحال سکردو روڑ پر کام شروع کرانے میں ناکام رہے۔ عوام کو دھوکہ دے کر ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے لیکن سکردو روڑ کے حوالے سے اب تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ اسی طرح گلگت بلتستان کے تمام سڑکوں کی خستہ حالی کی وجہ سے عوام کو دشواریوں کا سامنا ہے۔

مائننگ کنسیشن رولز (Mining concession Rules)

گلگت بلتستان کونسل کے پہلے اجلاس میں ممبران کونسل، وزیراعلیٰ اور گورنر نے Mining Concession Rules2016 منظور کرکے گلگت بلتستان کے قیمتی معدنیات کا مالک کشمیر افیرز کو بنایا۔ مذکورہ قانون کے نافذ ہونے سے قبل گلگت بلتستان کے معدنیات کا مالک گلگت بلتستان تھا۔ نیز لیز دینے کا اختیار جو کہ گلگت بلتستان میں تھا مذکورہ اختیار کو کشمیر افیرز منتقل کیا۔ جو کہ گلگت بلتستان کے عوامی حق ملکیت پر ڈاکہ زنی ہے۔

معطل افسران کو اعلیٰ عہدوں سے نوازنا

الیکشن سے قبل میرٹ اور کرپشن کے خلاف مہم چلا کر مسلم لیگ ن نے عوام سے ووٹ حاصل کرنے کے بعد تمام معطل افسران کو اعلیٰ عہدوں سے نوازا اور کرپشن کے نئے دروازے کھولے گئے۔ نیز پیپلز پارٹی اور نگراں حکومت میں معطل شدہ تمام افسران کو کلیدی عہدوں سے نوازا گیا۔ اور کرپشن کا بازار گرم رکھا ہے۔

زکواۃ چیئرمینوں کے انتخابات

زکواۃ کے نظام میں بھی مسلم لیگ ن کے ورکروں کی تقرریاں کر کے زکواۃ کے نظام کو بھی سیاسی بنالیا۔

مساجد ریگولیشن ایکٹ کی غیر فعالی

پاکستان پیپلز پارٹی کی سابقہ حکومت نے امن وامان کے قیام کے لئے قانون سازی کر کے مسجد بورڈ بنا کر امن وامان قائم کر کے ایک بہترین مثال قائم کی تھی۔ لیکن وزیر اعلیٰ صاحب نے محض سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے مساجد ریگولیشن ایکٹ کو غیر فعال کیا اور مساجد بورڈز کو غیر اعلانیہ طور پر تحلیل کیا گیا۔ مذکورہ عمل کی وجہ سے گلگت بلتستان کے امن عامہ کو خطرات لاحق ہیں۔

قراقرم بنک

قراقرم بنک جو کہ ایک غیر سیاسی مالیاتی ادارہ ہے۔ مذکورہ ادارے کو سیاسی مقاصد سے دور رکھ کر ترقی کے منازل حاصل کئے جاسکتے ہیں اور مذکورہ ادارہ نے سیاسی عمل دخل نہ ہونے کی وجہ سے ترقی کے منازل طے کئے تھے۔ لیکن موجودہ حکومت نے بورڈ آف ڈائریکٹر کی اہلیت مسلم لیگ ن کا ورکر یا ممبر اسمبلی ہونا شرط قرار دیکر مسلم لیگ ن کے ورکرز کو قراقرم بنک کے ڈائریکٹرز بھرتی کئے اور مالیاتی ادارے کا سفر تباہی کی طرف مڑ رہا ہے۔ قومی مالیاتی ادارے کو مسلم لیگ ن نے اپنے دور حکومت میں تباہ کر رہا ہے۔

CMIT REPORTS

پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں CMIT فعال طور پر کام کر رہی تھی، غیر جانب داری سے کرپشن کو روکنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی تھی اور CMIT کی رپورٹس کی وجہ سے کرپشن میں خاطر خواہ کمی برقرار رکھی گئی تھی۔ نیز CMIT نے 200 سے زیادہ مالیاتی بے ضابطگیوں کی انکوئریز کر کے اپنے رپورٹس تیار کی ہیں۔ جس کو حکومت نے سرد خانے کی نذر کیا ہے۔ مذکورہ انکوئریز پر عمل درآمد اور کاروائی کی صورت میں موجودہ حکومت کے چہیتے اعلیٰ عہدوں پر فائز افسران کو ہتھکڑی لگنے کا اندیشہ ہے اس لئے موجودہ حکومت کے قیام سے تا ایندم CMIT غیر فعال ادارہ بن چکا ہے۔

بلدیاتی الیکشن

پیپلز پارٹی کی حکومت نے بلدیاتی نظام کی مضبوطی اور علاقے کی تعمیر ترقی کیلئے جمہوری نظام کو نچلی سطح تک منتقل کرنے کیلئے گلگت بلتستان لوکل گورنمنٹ ایکٹ بنایا تھا لیکن موجودہ حکومت بلدیاتی اختیارات بلدیاتی الیکشن کے ذریعے عوامی نمائندوں کو منتقل کرنے میں بغیر کسی وجہ کے ناکام رہی ہے اور لوکل گورنمنٹ بجٹ کو اپنے مزموم سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے استعمال میں لارہی ہے۔ جس باعث پچھلے دو سالوں سے لوکل گورنمنٹ کا بجٹ عوامی فلاح بہبود کے بجائے برائے فلاح و بہبود ٹھیکیداران، ورکران، ورثاداران مسلم لیگ ن پر خرچ کیا جارہا ہے اور بلدیاتی الیکشن نہ کرانا سراسر غیر قانونی عمل ہے۔

قانون ساز اسمبلی وزیر قانون کے بغیر

وزیر قانون کا عہدہ کسی بھی نظام حکومت میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ جو حکومت کو وقتاً فوقتاً نہ صرف قانونی رائے دیتا ہے بلکہ حکومت کو قواعد و ضوابط کے مطابق حکومتی امور چلانے میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ لیکن موجودہ حکومت کسی بھی عمل کو ضابطہ و قانون کے مطابق چلانا نہیں چاہتی ہے۔ اسی لئے موجودہ حکومت نے وزیر قانون کا عہدہ خالی رکھا ہے۔ وزیر قانون کا عہدہ خالی رکھنا موجودہ حکومت کی غیر سنجیدگی و نااہلی کی زندہ مثال ہے۔

وزراء و ممبران اسمبلی کی تنخواہوں میں 300 فیصد کا اضافہ

مسلم لیگ ن نے الیکشن سے قبل غیر ضروری اخراجات میں کمی کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن موجودہ حکومت نے ڈیڑھ سال کے عرصے میں سب سے پہلا قانون اپنی تنخواہوں کو 300 فیصد بڑھانے کیلئے پاس کیا۔ جبکہ سرکاری ملازمین کی تنخواہ صرف 10 فیصد بڑھائی گئیں۔

پاکستان کی چاروں صوبائی اسمبلیاں بشمول آزاد کشمیر میں سب سے چھوٹی اسمبلی گلگت بلتستان کی جبکہ سب سے زیادہ تنخواہیں لینے والے ممبران، مشیران اور وزراء گلگت بلتستان اسمبلی کے ہیں۔

پچھلی حکومت میں گلگت بلتستان اسمبلی کے ایک ممبر کی ماہانہ تنخواہ 72,000 جبکہ موجودہ حکومت میں گلگت بلتستان اسمبلی کے ایک ممبر کی ماہانہ تنخواہ 2,10,000۔

پچھلی حکومت میں گلگت بلتستان اسمبلی کے ایک وزیر کی ماہانہ تنخواہ 1,60,000 جبکہ موجودہ اسمبلی کے ایک وزیر کی ماہانہ تنخواہ 3,52,000۔

پچھلی حکومت میں گلگت بلتستان اسمبلی کے سپیکر کی ماہانہ تنخواہ 1,60,000 جبکہ موجودہ اسمبلی کے سپیکر کی ماہانہ تنخواہ 4,00,000۔

پچھلی حکومت میں گلگت بلتستان اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر کی ماہانہ تنخواہ 1,50,000 جبکہ موجودہ اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر کی ماہانہ تنخواہ 3,76,000۔

پچھلی حکومت میں سی ایم کے معاون خصوصی کی ماہانہ تنخواہ 1,50,000 جبکہ موجودہ سی ایم کے معاون خصوصی کی ماہانہ تنخواہ 3,52,000۔

عوامی فلاح و بہبود کی سکیموں کو سیاسی انتقامی کاروائیوں کا نشانہ

پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں عوامی فلاح و بہبود کی غرض سے ADP سے پاس ہونے والی انتہائی اہم عوامی نوعیت کی سکیموں کو سیاسی انتقامی کاروائی کی وجہ سے ختم کر کے سال 2015,2016 میں تقریباً 4 ارب روپے لیپس کروائے۔ جو کہ موجودہ حکومت کی عوام دشمنی اور بدنیتی کی زندہ مثال ہے۔

روزگار

گلگت بلتستان جیسے دور افتادہ خطے میں پرائیویٹ سیکٹر کی عدم موجودگی کی وجہ سے روزگار کے ذرائع انتہائی محدود ہیں۔ مذکورہ حقائق کے پیش نظر پاکستان پیپلز پارٹی اپنے دور حکومت میں تقریباً 22,000 اسامیاں پیدا کر کے ہزاروں بے روزگار نوجوانوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کیا۔ لیکن موجودہ حکومت تین نئے اضلاع کے اعلان کے باوجود اپنے دور حکومت میں ایک بھی اسامی پیدا کرنے میں نہ صرف ناکام رہی بلکہ نئے اضلاع میں ایس پی، ڈی سی، اور دیگر عملے کی تعیناتی کیلئے محکمہ ایجوکیشن کے گریڈ 18,19 کی آسامیوں کو Redisiginate کر کے محکمہ ایجوکیشن جیسے اہم ادارے کو بری طرح متاثر کیا۔

سیلاب متاثرین کی کسمپرسی

سیلاب متاثرین اور زلزلہ زندگان عرصہ دراز سے حکومتی دادرسی کے منتظر کھلے آسمان تلے اپنے بال بچوں سمیت کسمپرسی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ لیکن موجودہ حکومت اپنے عیاشیوں اور فضول خرچیوں میں مصروف ہے اور زلزلہ زدگان اور سیلاب متاثرین کو بے یارو مددگار چھوڑا ہے۔ جو کہ زلزلہ زدگان اور سیلاب متاثرین کے ساتھ سراسر ظلم ہے۔

معاشی ابتری

صوبائی حکومت گلگت بلتستان کے غریب عوام کی معاشی حالت کو بہتر بنانے کے حوالے سے اب تک کوئی موثر پالیسی لانے میں مکمل ناکام رہی ہے۔ جبکہ گلگت بلتستان میں غربت کی لکیر پورے پاکستان کی نسبت نچلی سطح پر ہے موجودہ حکومت کی تمام پالیسیاں مراعات یافتہ طبقے کے لئے ہیں جبکہ غریبوں کے لئے موجودہ حکومت اقدامات اٹھانے میں ناکام رہی ہے۔

بغیر اشتہار کے ملازمتوں کی بندربانٹ

حکومت گلگت بلتستان نے بغیر اشتہار کے کنٹریکٹ کے نام پر MNCH میں گریڈ 17 کے تین افسران اور PPHI میں گریڈ 17 کے تین افسران کو غیر قانونی طور پر بھرتی کر لیا ہے۔ جبکہ سینکڑوں ہونہار طلبہ ڈگریاں لے کے اشتہار کے انتظار میں دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ جو کہ گلگت بلتستان کے پڑھے لکھے طبقے کے ساتھ سراسر زیادتی ہے نیز چور دروازے سے سرکاری اداروں میں بھرتیوں کا عمل جاری ہے۔

کرپشن کے خاتمے میں حکومتی رکاوٹیں

گلگت بلتستان کے مختلف اداروں اور ترقیاتی سکیموں میں ہونے والی مالی بے ضابطگیوں کی تحقیقاتی رپورٹس اور ثبوتوں کی روشنی میں چیف سیکریٹری گلگت بلتستان نے متعلقہ افسران کے خلاف NAB کے ذریعے تحقیقات کرانے کے لئے سفارشات پر مبنی سمری وزیر اعلیٰ کو بھیجی جو کہ وزیر اعلیٰ نے منظور کی۔ بعدازاں معلوم ہوا کہ وزیر اعلیٰ نے کرپٹ آفسران کو بلیک میل کر کے اپنے ناجائز مقاصد کا حصول اور اپنے من پسند افراد کو ٹھیکوں سے مزید نوازنے کے لئے سمری پر عمل درآمد کو رکوایا ہے۔ نیز موجودہ وزیر اعلیٰ الیکشن سے قبل کرپشن کے جھوٹے الزامات لگاتا رہا۔ پیپلز پارٹی اور نگراں حکومت میں جن آفسران پر کرپشن کے الزامات تھے، معطل کیا جبکہ موجودہ وزیر اعلیٰ نے کرپٹ آفسران کو نہ صرف بحال کیا بلکہ اعلیٰ عہدوں پر فائز کر کے اُن آفسروں کو دباؤ میں رکھ کر گلگت بلتستان کے بجٹ کو اپنے ذاتی مفادات کی تکمیل کیلئے بندر بانٹ کا عمل جاری رکھا ہوا ہے۔

گلگت بلتستان کے ہسپتالوں کی زبوں حالی

گلگت بلتستان کے تمام اضلاع کے ہسپتالوں کی حالت زبوں حالی کا شکار ہے۔ گلگت بلتستان کے غریب عوام کو علاج معالجے کے لئے اسلام آباد اور کراچی جانا پڑتا ہے، اور در بدر کی ٹھوکریں کھانے کے علاوہ کثیر سرمایہ خرچ ہوتا ہے اور یہاں تک کہ بعض مریض راستے میں ہی دم توڑ جاتے ہیں۔ صحت کے شعبے کیلئے مختص کردہ بجٹ اونٹ کے منہ میں زیرے کے مترادف ہے۔ صحت کے شعبے میں انقلابی اصلاحات کی انتہائی ضرورت تھی۔ لیکن موجودہ حکومت کوئی خاطر خواہ پالیسی مرتب کرنے میں مکمل ناکام ہو رہی ہے۔ گلگت بلتستان کے مایہ ناز ڈاکٹرز جن کا شمار پاکستان کے قابل ترین ڈاکٹروں میں ہوتا ہے، ملک اور ملک سے باہر اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور گلگت بلتستان میں آکر خدمات سرانجام دینے کیلئے تیار نہیں ہیں جس کی وجہ صحت کے سہولیات کی عدم موجودگی اور حکومت گلگت بلتستان کی عدم توجہی ہے نیز حکومت گلگت بلتستان عوام کو صحت کی بنیادی سہولیات باہم پہنچانے میں ناکام ہو چکی ہے۔

گلگت بلتستان میں گندم کا بحران

محکمہ خوراک کے اسلام آباد میں مقیم اہلکاروں اور ایک تاجر سیاست کار ممبر گلگت بلتستان کونسل کے آپس کی ملی بھگت کی وجہ سے گندم کی بوریوں میں گندم کی بجائے گلگت بلتستان کے عوام کو بجری ریت اور مٹی بھیج کر گندم کو اسلام آباد میں فروخت کر کے غریب عوام کو فاقہ کشی پر مجبور کیا گیا ہے اور ناجائز دولت کی حصول کیلئے حکمران اندھے اور بہرے ہو چکے ہیں۔ گندم کے بجائے ریت اور بجری نکلنے کے واقعات پر موجودہ حکومت کی پردہ پوشی حکومت کے حصہ داری کا واضح ثبوت ہے۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت میں گلگت بلتستان کے لیے گندم کا کوٹہ 20 لاکھ بوری تھا جبکہ موجودہ حکومت نے گندم کے کوٹے میں 9 لاکھ بوریوں کی کٹوتی کر کے 11 لاکھ بوری تک محدود کیا ہے جس کی وجہ سے گلگت بلتستان کے عوام گندم کے دانے کے لئے ترس رہے ہیں۔

گلگت بلتستان میں بجلی کی بدترین لوڈشیڈنگ

گلگت بلتستان کے مختلف اضلاع میں بجلی کی بدترین لوڈشیڈنگ سے عوام کی زندگی اجیرن ہوگئی ہیں۔ موجودہ حکومت گلگت بلتستان نے بجلی کی لوڈشیڈنگ کو ختم کرنے کے حوالے سے تاحال کوئی پراجیکٹ شروع نہیں کیا۔

پاک چین اقتصادی راہداری (سی۔ پیک) میں گلگت بلتستان کا شیئر / حصہ صفر فیصد

سی پیک کے حوالے سے پاکستان اور چین کے مابین سائن ہونے والے 51 معاہدوں میں گلگت بلتستان کو مکمل نظر انداز کیا گیا ہے۔ 46 بلین ڈالر کے منصوبوں کو تمام صوبوں بشمول آزاد کشمیر میں رکھے گئے ہیں۔ گلگت بلتستان سی پیک کا گیٹ وے ہونے کے باوجود گلگت بلتستان کو حصہ نہ ملنا موجودہ حکومت کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ناجائز ٹیکسز کا نفاذ

مورخہ 14 جون 2015 کو تحت نوٹیفکیشن نمبر No, SEG,-LG-1(24)/2015-16-8065 وزیراعلیٰ گلگت بلتستان کی سفارش پر موجودہ گورنر گلگت بلتستان نے ریڑھی بان، ورکنائزنگ شاپس وقصائیوں، نائیوں، نان بائیوں، کرش پلانٹس، ذبح خانوں، ثقافتی محفلوں، زرعی محفلوں، پرائیویٹ سکولوں، کیبل نیٹ ورکس، لکڑی کے کارخانوں، پولٹری فارمز فش فارمز وسروس سٹیشنز پر ٹیکس نافذ کیا گیا اور مزدور طبقے کے منہ سے نوالہ چھینا گیا ہے۔

ٹیکس کے نام پر بنکوں سے ملازمین کی تنخواہ اور کاروباری حضرات سے پچاس ہزار کی ٹرانزیکشن پر تین سو روپے اور ایک لاکھ پر 600 روپے کی کٹوتی موجودہ حکومت کا نیا کارنامہ ہے۔

گلگت بلتستان کے ٹھیکدار برادری سے ٹیکس کے نام پر 3% کی کٹوتی، انجینئرنگ کونسل کے نام سے ٹھیکدار برادری سے بھاری فیس کی وصولی، NCP گاڈیوں کی رجسٹریشن فیس کے نام سے عوام پر بھاری فیسوں کا نفاذ گلگت بلتستان کے ملازمین، تاجر برادری / ٹھیکہ دار برادری اور عوام کے ساتھ سراسر زیادتی وناانصافی ہے۔

یہ کہ تحت نوٹیفکیشن مورخہ 16 ستمبر 2016 محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے رجسٹریشن فیس، ٹرانسفر فیس، روٹ پرمٹ فیس، پروینجل سرٹفکیٹ فیس، ایگزامینیشن فیس، فٹنس فیس، الٹریشن آف انجن فیس اور ٹوکن فیس کے ریٹس میں بے تحاشا اضافہ عمل میں لایا ہے جس کی وجہ سے محکمہ ایکسائز اینڈ ٹکسیشن کی انکم جو کہ تقریبا ایک ارب پچاس کروڑ کا ریونیو حاصل ہوتا تھا کم ہو کر حکومت گلگت بلتستان کو مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑھ رہا ہے جو کہ حکومت کی ناکام پالیسی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

غریب ملازمین کی برطرفی

چھان بین کے نام پر محکمہ ورکس (PWD) اور دیگر اداروں سے سینکڑوں ملازمین کو ملازمتوں سے برطرف کر کے گلگت بلتستان کے سینکڑوں ملازمین کے منہ سے نوالہ چھین لیا گیا ہے۔ جو کہ غریب ملازمین کے ساتھ سراسر ظلم ہے۔

بغیر نوٹس، اشتہار محکمہ ورکس (PWD) میں ٹھیکوں کی بندر بانٹ

محکمہ ورکس گلگت بلتستان میں کروڑوں مالیت کے سینکڑوں ٹھیکے بغیر ٹینڈر کے اندرون خانہ تقسیم کئے گئے ہیں نیز درج ذیل ٹھیکے خلاف ضابطہ PPRA Rules من پسند ٹھیکہ داروں کو نوزنے کیلئے پری کوالیفکیشن کے پراسس (Process) میں ہیرا پھیری کر کے سرکاری نگرانی میں ٹینڈر پول کرا کر قومی خزانے کو اربوں روپوں کا نقصان پہنچایا گیا اور ٹھیکہ داروں کو ناجائز فائدہ پہنچایا گیا ہے۔ جن میں سے چند ایک ٹھیکے درجہ ذیل ہیں:

تعمیر سٹیڈیم سکندر آباد نگر

تعمیر باب نگر

ہنزہ تا کریم آباد روڑ کی میٹلنگ

تعمیر ڈساسٹر آفس مناور

تعمیر لائبریری علی آباد ہنزہ

تعمیر پارک (چنار باغ گلگت)

تعمیر سول کورٹ علی آباد ہنزہ

گوجال تا چپورسن روڑ کی تعمیر

تعمیر واٹر سپلائی داس چپوکے ضلع غذر

تعمیر ذکواۃ آفس گاہکوچ غذر

تعمیر کمشنر ہاؤس گلگت

تعمیر واٹر ٹینک امپھری برمس

تعمیر PWD ورکشاپ علی آباد ہنزہ

تعمیر سول کورٹ دنیور

تعمیر سول کورٹ گاہکوچ

روڈ میٹلنگ کے آئی یو نوبل

تعمیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس گاہکوچ

تعمیر ورکشاپ بلڈنگ پی ڈبلیو ڈی گاہکوچ ضلع غذر

تعمیر پروٹکٹیو بند گاہکوچ ہیڈکواٹر

تعمیر پروٹکٹیو بند دیمیل

تعمیر بونڈری وال سول ہسپتال سنگل

Removal of Debrisنغدر روڈ

سی سی ٹی وی سسٹم گلگت سٹی فیز I مالیت تین کروڑ ساٹھ لاکھ

گلگت بلتستان کے مختلف جیلوں میں سی سی ٹی وی سسٹم کی فراہمی مالیت دو کروڑ پچاس لاکھ

سی سی ٹی وی سسٹم گلگت سٹی فیز II مالیت چھ کروڑ

Repair and maintenance of roads in Town Area Skardu

Procurement of Disaster related Machineryمالیت 72 کروڑ

Procurement of Security Equipement by Police Department G.B مالیت 22 کروڑ

گلگت سٹی روڑز کی ریپیر اینڈ مینٹیننس(Repair and Maintenance)مالیت 15 کروڑ

Strengthening of Disaster Risk Management system in NA's

Residential Accommodation for Civil Judges in 5 newly created Divisions in Gilgit Baltistan

Construction of Commissioner Office and House

گلگت بلتستان کے میگا پراجیکٹس میں بے ضابطگیاں

گندم ٹرانسپورٹیشن سکینڈل

گلگت بلتستان کونسل کے ایک ممبر اور معروف تاجر سیاست دان نے پاسکو سنٹر پنجاب سے اسلام آباد بلک ڈپو(Bulk Depot)اور اسلام آباد سے جگلوٹ کی سپلائی کا ٹھیکہ ہاشوان ٹریڈرز کے نام پر نیٹکو سے sublet ٹھیکہ حاصل کیا تھا، جس پر پیپلز پارٹی نے میڈیا کے ذریعے اعتراض اٹھانے پر عوام کو دھوکہ دینے کیلئے مزکورہ تاجر سیاست دان نے فرم کا نام تبدیل کر کے پاسکو سنٹر پنجاب سے اسلام آباد تک جی بی نیچرل اور حمزہ ٹریڈرز جبکہ اسلام آباد سے جگلوٹ تک سراج ٹریڈرز کے نام سے گندم کی سپلائی کا ٹھیکہ نیٹکو سے حاصل کیا ہے۔ جس کی وجہ سے نیٹکو کی گاڑیاں بے کار کھڑی ہیں۔ نیز مذکورہ تاجر سیاست دان نے فی بوری 350 روپے جو کہ پچھلے سال کا ریٹ تھا سے بڑھا کر 470 روپے فی بوری ترسیل کر رہا ہے۔ جس کی مد میں مذکورہ سیاستدان کو تقریباً 13 کروڑ 20 لاکھ روپے منافع حاصل ہو رہا ہے اور NATCO جیسے قومی ادارے کو 13 کروڑ کا نقصان پہنچ رہا ہے۔ مزید براں مذکورہ ٹھیکہ میں وزیر امور کشمیر برجیس طاہر، وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان حافظ حفیظ الرحمن اور وزیر محکمہ تعمیرات ڈاکٹر اقبال حصہ دار ہیں۔ اس لئے گندم کے بجائے بجری، ریت کی برآمدگی کے واقعات پر پردہ پوشی کی جا رہی ہے۔

تعمیر چھومیک پل سکینڈل

چھومیک پل کا ٹھیکہ اپنے من پسند ٹھیکہ دار کو نوازنے کیلئے اشتہار کے شرائط کو Relax کر کے ٹھیکہ داروں کو اہل قرار دیا گیا نیز PPRA رولز کے تحت اشتہار کے شرائط تبدیل نہیں کئے جا سکتے ہیں لیکن محض ایک مخصوص ٹھیکہ دار تک ٹھیکہ پہنچانے کیلئے حکومتی نگرانی میں ٹینڈر پول کرایا گیا۔ نیز مذکورہ ٹھیکے کو 35 کروڑ سے بڑھا کر 43 کروڑ تک پہنچایا گیا ہے۔ پل کا Steel Plates Span اور girdors کی تعداد بڑھا کر مذکورہ ٹھیکہ 70 کروڑ تک لے جانے کی کوشش جاری ہے نیز محض ٹھیکہ دار کو فائدہ پہنچانے کیلئے Approach Road کی سائیڈ کو تبدیل کر کے سینئر وزیر کے پیٹرول پمپ سے جوڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مزید براں مذکورہ ٹھیکے میں ٹھیکہ دار کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے چھومک پل کا ٹھیکہ جو کہ ایکسین سکردو کے زیر نگرانی تھا سے اٹھا کر ایکسین شگر کے حوالے کیا گیا ہے تاکہ ٹھیکہ دار مذکور جو کہ وزیر اعلیٰ صاحب کا قریبی آدمی ہے کو ناجائز فائدہ پہنچایا جا سکے۔

قانون اور ضابطے کے مطابق ترقیاتی بجٹ و سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت پے رول کے ذریعے سے خرچ کیا جانا لازمی امر ہے لیکن موجودہ حکومت نے اپنے خواہشات کی تکمیل کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے سکیموں پر عملدرآمد کے بجائے Repair & Maintanance کی مد میں اربوں روپے خرچ کر رہے ہیں جو کہ موجودہ حکومت کی مالی بے ضابطگی کا سب سے بڑا اسکینڈل ہے۔

حکومتی شاہ خرچیاں

کفایت شعاری کے نعروں کے برعکس غیر ضروری طور پر محض ٹھیکہ داروں کو نوازنے کے لئے Repair and Maintananc کے نام پر پانچ کروڑ روپے وزیر اعلیٰ ہاوس، تین کروڑ اسمبلی حال اور پانچ کروڑ روپے جی بی ہاوس پر لگایا جا رہا ہے۔ جو کہ موجودہ حکومت کی کفایت شعاری کے نام پر شاہ خرچیوں کی واضح مثال ہے۔

گلگت بلتستان کے ہونہار طلبا و طلبات میرٹ کی پامالی پر سراپا احتجاج

محکمہ تعلیم میں سال 2016/2015 میں پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کی نومنیشن میں بڑے پیمانے پر گھپلے ہوئے جس باعث طلبہ اور والدین کئی دفعہ نہ صرف سراپا احتجاج ہوئے بلکہ یہاں تک کہ عدالتوں کے دروازے کھٹکھٹانے پر مجبور ہو گئے۔ جو کہ موجودہ حکومت کی اقربا پروری اور میرٹ کی پامالی کی بدترین مثال ہے۔

حکومت گلگت بلتستان کے وزراء کے اپنے سکریٹریوں پر عدم اعتماد سکریٹریز کا وزراء کی بات ماننے سے صاف صاف انکار۔ وزراء کی جگہ سکریٹریز حکمران بن گئے ہیں جو کہ حکومت کی نااہلی کی زندہ مثال ہے۔

بھارت کی اشتعال انگیزی

بھارت کی آئے روز پاکستانی سرحدوں پر اشتعال انگیزی اور فائرنگ جبکہ صوبائی حکومت کی مسلسل خاموشی سمجھ سے بالاتر ہے۔

کلریکل سٹاف کی اپ گریڈیشن

گلگت بلتستان کلریکل سٹاف کی اپ گریڈیشن وفاقی حکومت سے منظور جبکہ صوبائی حکومت گلگت بلتستان اپ گریڈیشن کی راہ میں رکاوٹ بنی

تعمیر چھومیک پل سکینڈل

چھومیک پل کا ٹھیکہ اپنے من پسند ٹھیکہ دار کو نوازنے کیلئے اشتہار کے شرائط کو Relax کر کے ٹھیکہ داروں کو اہل قرار دیا گیا نیز PPRA رولز کے تحت اشتہار کے شرائط تبدیل نہیں کئے جاسکتے ہیں لیکن محض ایک مخصوص ٹھیکہ دار تک ٹھیکہ پہنچانے کیلئے حکومتی نگرانی میں ٹینڈر ری پول کرایا گیا۔ نیز مذکورہ ٹھیکے کو 35 کروڑ سے بڑھا کر 43 کروڑ تک پہنچایا گیا ہے۔ پل کا Steel Plates Span اور girdors کی تعداد بڑھا کر مذکورہ ٹھیکہ 70 کروڑ تک لے جانے کی کوشش جاری ہے نیز محض ٹھیکہ دار کو فائدہ پہنچانے کیلئے Approach Road کی سائیڈ کو تبدیل کر کے سینئر وزیر کے پیٹرول پمپ سے جوڑنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مزید براں مذکورہ ٹھیکے میں ٹھیکہ دار کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے چھومک پل کا ٹھیکہ جو کہ ایکسین سکردو کے زیرنگرانی تھا سے اٹھا کر ایکسین شگر کے حوالے کیا گیا ہے تاکہ ٹھیکہ دار مذکور جو کہ وزیراعلیٰ صاحب کا قریبی آدمی ہے کو ناجائز فائدہ پہنچایا جاسکے۔

قانون اور ضابطے کے مطابق ترقیاتی بجٹ و سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت پے رول کے ذریعے سے خرچ کیا جانا لازمی امر ہے لیکن موجودہ حکومت نے اپنے خواہشات کی تکمیل کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے سکیموں پر عملدرآمد کے بجائے Repair & Maintanance کی مد میں اربوں روپے خرچ کر رہے ہیں جو کہ موجودہ حکومت کی مالی بے ضابطگی کا سب سے بڑا اسکینڈل ہے۔

حکومتی شاہ خرچیاں

کفایت شعاری کے نعروں کے برعکس غیر ضروری طور پر محض ٹھیکہ داروں کو نوازنے کے لئے Repair and Maintananc کے نام پر پانچ کروڑ روپے وزیراعلیٰ ہاؤس، تین کروڑ اسمبلی حال اور پانچ کروڑ روپے جی بی ہاؤس پر لگایا جارہا ہے۔ جو کہ موجودہ حکومت کی کفایت شعاری کے نام پر شاہ خرچیوں کی واضح مثال ہے۔

گلگت بلتستان کے ہونہار طلبا و طلبات میرٹ کی پامالی پر سراپا احتجاج

محکمہ تعلیم میں سال 2016/2015 میں پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کی نومنیشن میں بڑے پیمانے پر گھپلے ہوئے جس باعث طلبہ اور والدین کئی دفعہ نہ صرف سراپا احتجاج ہوئے بلکہ یہاں تک کہ عدالتوں کے دروازے کھٹکھٹانے پر مجبور ہو گئے۔ جو کہ موجودہ حکومت کی اقربا پروری اور میرٹ کی پامالی کی بدترین مثال ہے۔

حکومت گلگت بلتستان کے وزراء کے اپنے سکریٹریوں پر عدم اعتماد سکریٹریز کا وزراء کی بات ماننے سے صاف صاف انکار۔ وزراء کی جگہ سکریٹریز حکمران بن گئے ہیں جو کہ حکومت کی نااہلی کی زندہ مثال ہے۔

بھارت کی اشتعال انگیزی

بھارت کی آئے روز پاکستانی سرحدوں پر اشتعال انگیزی اور فائرنگ جبکہ صوبائی حکومت کی مسلسل خاموشی سمجھ سے بالاتر ہے۔

کلریکل سٹاف کی اپ گریڈیشن

گلگت بلتستان کلریکل سٹاف کی اپ گریڈیشن وفاقی حکومت سے منظور جبکہ صوبائی حکومت گلگت بلتستان اپ گریڈیشن کی راہ میں رکاوٹ بنی

ہے۔ جس باعث گزشتہ کئی دنوں سے گلگت بلتستان کے کلریکل سٹاف احتجاج پر ہیں۔

افسران اور چھوٹے ملازمین کے تبادلے

موجودہ حکومت نے پسند اور ناپسند کی بنیاد پر افسران اور چھوٹے ملازمین کو تنگ کرنا شروع کر دیا ہے۔ جو کہ افسران اور چھوٹے ملازمین کے ساتھ سراسر زیادتی ہے۔

ہم پرورش لوح قلم کرتے رہیں گے
جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے

منجانب: پاکستان پیپلز پارٹی گلگت بلتستان